حاجي قرباني كب كرے گا

متى يذبح الحاج؟

[اردو - أردو - urdu]

شيخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ويب سائٹ

تنسيق: اسلام ہا ؤس ويب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

تنسيق: موقع islamhouse

2012 - 1433

IslamHouse.com

حاجي قرباني كب كرے گا

جب حاجي فريضہ حج كي ادائيگي كےليے جائے توكيا اس پرقرباني كرنا واجب ہے اور كيا وہ اپنے ملك ميں بھي قرباني كرے ؟

الحمد لله:

١- حج كي تين اقسام ہيں : حج مفرد ، حج تمتع ، حج قران.

حج مفرد : حج مفرد يہ ہے كہ حاجي صرف اكيلاحج ہي ادا كرے ، اور حج تمتع يہ ہے كہ حاجي عمرہ كي ادائيگي كے بعد احرام كھول دے اور پھر حج ادا كرے ، اور حج قران يہ ہے كہ حاجي عمرہ اور حج كوايك ہي احرام ميں ملا كرادا كرے اور اسے حج اور عمرہ كےليے ايك طواف اورسعي كافي ہے.

عروہ بن زبير عائشہ رضي اللہ تعالي عنھا سے بيان كرتے ہيں كہ : عائشہ رضي اللہ تعالي عنھا كہتي ہيں كہ ہم ذوالحجہ كےقريب نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم كےساتھ نكلے تورسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نے فرمايا : جوعمرہ كا احرام باندھنا چاہے وہ باندھ لے اور جوحج كا احرام باندھنا چاہے وہ حج كا احرام باندھ لے ، اور اگر ميں نے اپنےساتھ قرباني نہ لي ہوتي ميں بھي عمرہ كا احرام باندھتا ، توصحابہ كرام ميں سے كچھ نے عمرہ كا احرام باندھا اور كچھ نے حج كا ... صحيح بخاري (١٦٩٤) صحيح مسلم (١٢١١).

٢- حج مفرد : يہ صرف حج ہے اور اس سے پہلے عمرہ نہيں ہوتا ، اور حج مفرد كرنے والے پر قرباني واجب نہيں ليكن قرباني كرنا مستحب ہے.

٣- ليكن حج تمتع اور حج قران ميں قرباني كرني واجب ہے ، اور يہ شكرانے كي قرباني ہے جس ميں حاجي اپنے رب كا شكرادا كرتا ہے كہ اس نے يہ عبادت مشروع كي ، اور حج تمتع ميں حاجي عمرہ اورحج كوجمع كرتا ہے اور عمرہ كرنے كےبعد احرام

كھول كرحلال ہوجاتا اور لباس خوشبواور بيوي سے ہم بستري وغيره كا نفع حاصل كرتا ہے اس ليے اسے حج تمتع كہتے ہيں

سليم بن عبداللہ بيان كرتے ہيں كہ ابن عمر رضي اللہ تعالي نے فرمايا : رسول كريم صلي اللہ نے حجة الوداع كے موقع پر عمره كےساتھ حج كا نفع حاصل كيا اور ذوالحليفہ سے اپنےساتھ قرباني لے كر چلے اور عمره كا احرام باندھا پھر حج كا، اور لوگوں نے نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم كےساتھ حج تمتع كيا تولوگوں ميں كچھ ايسے بھي تھے جوقرباني لے كرگئے اور كچھ ايسے بھي تھے جن كےپاس قرباني نہيں تھي.

جب نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم مكہ مكرمہ پہنچے تو لوگوں كو فرمايا : جس كےپاس قرباني ہے وہ حلال نہ ہو حتي كہ حج مكمل كرلے اور جس كےپاس قرباني نہيں وہ بيت اللہ كا طواف اور صفامروه كي سعي كركے اپنے بال چھوٹے كروائے اور احرام كھول كرحلال ہوجائے اور پھر بعد ميں حج كا احرام باندھے، توجوكوئي قرباني نہ پائے وہ تين روزے دوران حج اور سات روزے واپس اپنے گھر جاكر ركھے . صحيح بخاري (١٦٠٦) صحيح مسلم (١٢٢٧).

٤- اور هدي اس قرباني كوكہتے ہيں چوپايوں يعني گائے ، بكري ، اونٹ ميں سے جوجانور حاجي احرام باندھنے سے ميقات سے قبل اپنے ساتھ لے كر بيت اللہ ليجائے ، اور حج قران اور حج تمتع كرنے والے ميں فرق يہ ہے كہ حج قران كرنے والا عمره كرنے كےبعد احرام كھول كرحلال نہيں ہوتا بلكہ وہ آٹھ ذوالحجہ تك اپنے احرام ميں ہي رہتا ہے جوكہ حج كا ابتدائي دن ہے.

اور سنت يہ ہے كہ دس ذوالحجہ جسے يوم النحر كہا جاتا ہے والے دن يہ قرباني كي جائے.

سالم بن عبداللہ بيان كرتے ہيں كہ عبداللہ بن عمر رضي اللہ عنہما نے فرمايا: رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نے عمره كوحج كےساتھ ملانے كا نفع حاصل كيا اور قرباني دي يہ قرباني اپنےساتھ لے كرچلے ..... وہاں سے پلٹے اور صفا مروه پرآكر سات

چکرلگائے اور احرام کھول حلال نہیں ہوئے بلکہ حج مکمل کیا اور یوم النحر کوقرباني کرنے اور طواف افاضہ کرنے کے بعد ہر چیز سے حلال ہوئے . صحيح بخاري (١٦٠٦) صحيح مسلم (١٢٢٧).

٥- اور کسي حاجي کےذمہ لازم نہیں کہ وہ اپنے ملك میں قرباني کرے کیونکہ قرباني حج کے اعمال میں سے ہے اور اس کا مکہ میں میں ذبح کرنا ضروري ، حتي کہ اگر حاجي سے اگر کوئي ممنوعہ چیز کا ارتکاب ہو جائے تو وہ اس کے بدلے میں جانور اپنےملك میں ذبح نہیں کرے گا بلکہ اسےمکہ یا مني میں ذبح کرنا ہوگا.

عبدالعظیم آبادي کہتے ہیں : متفقہ طور پر سب قربانیاں حرم کي زمین پر ذبح کرني جائز ہیں ، لیکن حج کي قرباني کے لیے مني افضل ہے اور مکہ خاص کر مروہ عمرہ کي قرباني کےلیے افضل ہے . انتہي

لیکن اگر حاجي کے ملك میں اس کے اہل وعیال ہیں اور اس نے انہیں اتني رقم دي ہے کہ وہ اس سے قرباني خرید کر عید کےدن ذبح کریں تویہ بہت اچھااور بہتر ہے.

واللہ اعلم .